رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دین کی نصرت کے لیے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک کے سات روپے

الفضل ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

جلد ۶ | ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۱۴ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۷ھ | نمبر ۶۲

مدینۃ المسیح

چونکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا مرض ابھی تک دور نہیں ہوا۔ اور حضور کی اہلیہ ثانیہ بھی بیمار ہیں۔ اس لئے حضور مع خاندان ۱۳۔ فروری کو بعد نماز عصر لاہور بغرض علاج تشریف لے گئے ہیں۔ حضور کے ہمراہ جناب مولانا شیر علی صاحب جناب مولانا روشن علی صاحب۔ جناب مولانا مفضل الدین صاحب جناب منشی غلام نبی صاحب و جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ہیں۔ حضور نے اپنی غیر حاضری کے زمانہ میں جماعت قادیان کا امیر مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب کو مقرر فرمایا۔ اور روانگی سے قبل اس پر ایک مختصر تقریر بھی فرمائی جو قلمبند کر لی گئی ہے۔ اور عنقریب

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن

شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ وقال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا۔ اور فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ با اقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

اخبار احمدیہ

حضرت مفتی صاحب کا تازہ خط اور درخواست دعا

جناب مفتی صاحب کا تازہ خط ڈاک ولایت سے موصول ہوا ہے۔ اس میں آپ نے اپنی علالت کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ جناب مفتی صاحب کی بحالی صحت کے لئے خلوص و حضور قلب سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس قیمتی وجود کو پوری پوری صحت عطا فرمائے اور خدمات دینی سر انجام دینے کی بیش از بیش توفیق بخشے۔ جناب مفتی صاحب کا خط حسب ذیل ہے۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل۔
السلام علیکم۔ گزشتہ اتوار ۱۲۔ جنوری کو احمدیہ لیکچر ہال میں ہفتہ وار جلسہ ہوا۔ سامعین مرد اور عورتیں اس قدر تھیں۔ کہ تمام کمرہ پر ہو گیا۔ اور خلاف معمول دوسرے کمروں کی کرسیاں بھی لانی پڑیں۔ عاجز نے تلاوت قرآن شریف اور دعا کے ساتھ جلسہ شروع کیا۔ برادرم قاضی صاحب نے پر زور دلائل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی اور تعلیم کو پیش کیا۔ سامعین پر بہت ہی نیک اثر ہوا۔ اور بعض نے پورے طور پر اتفاق رائے کا اظہار کیا۔ بعض نے سوالات کئے۔ جن کے معقول جوابات دیئے گئے۔ چند امریکن اصحاب بھی تھے۔ اور ایک صاحب یونان کے بھی تھے۔ ہر طرح سے جلسہ کامیاب ہوا الحمد للہ۔

عاجز کو کھانسی کے علاوہ ذات سے بخار ہو گیا دن بھر حرارت رہی۔ جیسا پہلے لکھ چکا ہوں۔ ڈاکٹر نے بہت تاکید کی ہے۔ کہ بورن متھ چلا جاؤں انشاء اللہ پرسوں وہاں جانیکا ارادہ ہے۔ پیچھے برادرم قاضی صاحب لیکچروں کا ...... کام بدستور کرتے رہیں گے میرا وہاں رہنا صرف صحت کے واسطے اور سردیاں گذارنے کے واسطے بظاہر ہوگا۔ آگے جو اللہ کو منظور ہو پہلے تو میرا ارادہ تھا۔ کہ اس سال سردیاں لنڈن میں ہی گذاروں گا۔ مگر اب وہاں مجبوراً جانا پڑا ہے۔ امریکہ کے پریذیڈنٹ مسٹر ولسن کو جو تبلیغی خط فتحیابی وغیرہ کا از جانب جماعت احمدیہ لکھا گیا تھا۔ اس کا جواب شکریہ کا ان کی طرف سے کل فرانس سے آیا ہے۔ باقی تبلیغی کام بدستور جاری ہے
والسلام محمد صادق عفا اللہ عنہ لنڈن ۱۳ جنوری

بنگال میں تبلیغ

جناب مولنا سید محمد عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے لکھتے ہیں۔ کہ ایک شخص مولوی عبدالودود وہابی۔ اکی کتب مخالفانہ کے رد میں ایک رسالہ شائع کیا گیا تھا۔ جس کا جواب مولوی مذکور اور اس کے اعوان و انصار سے کچھ نہیں بن پڑا۔ اس لئے اب انھوں نے اخباروں میں سب و شتم سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ خدا کے فضل سے چار شخص جنوری کے آخری دو ہفتوں میں سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ ایک غیر احمدی نے سلسلہ کے متعلق کچھ کتب طلب کیں۔ جس قدر ممکن تھیں۔ بغیر قیمت بھیجی گئیں۔ آجکل ایک مولوی ہندوستان سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ انھوں نے اپنے کاروبار کے چمکانے کے لئے سلسلہ کی مخالفت زور شور سے شروع کر دی ہے۔ مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو شرائط وغیرہ بھیج گئے ہیں۔

تبلیغی دورہ

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے پچھلے ایام میں علاقہ پٹیالہ میں جو دورہ کیا تھا۔ اس کی مختصر کیفیت برادر حافظ جمال احمد صاحب نے جو مولوی صاحب کے اس سفر میں رفیق کار تھے۔ ہمیں لکھ کر دی تھی۔ جو شائع ہو چکی ہے۔ آپ بنوڑ وغیرہ مقامات سے ہوتے ہوئے ۲۴۔ جنوری دارالامان واپس آئے۔ اور ۲۸ کو شادیوال ضلع گجرات میں بغرض تبلیغ پہنچے۔ اور دو روز تک وہاں قیام فرما کر درس تدریس وعظ و نصیحت فرماتے رہے۔ اور یکم فروری کو سیالکوٹ پہنچکر درس و تدریس وعظ و نصیحت میں مشغول ہو گئے

مولوی حافظ غلام رسول صاحب کا تبلیغی دورہ

آپ پچھلے ایام میں ضلع جہلم کے بعض دیہات میں تبلیغ میں مشغول رہے۔ اور ایک شخص نے احمدیت قبول کی۔ اور ایک عیسائی آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا

ضروری اصلاح

گذشتہ پرچہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند سوالات کے جو جواب شائع ہوئے ہیں وہ جن صاحب نے بھیجے تھے وہ بفضل خدا مبائع ہیں۔ در اصل انھوں نے غیر مبائعین کے سوالات لکھ کر بھیجے تھے۔ چونکہ مجھے ذاتی طور پر ان سے تعارف حاصل نہیں۔ اس لئے سوالات کی نوعیت کے مطابق عنوان قائم کرنے میں غلطی واقعہ ہوئی جس کا مجھے بہت افسوس ہے۔ اور اب ناظرین کی آگاہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ فروری سنہ ۱۹۱۹ء

پیام نے اپنی غلط بیانیوں کا اعتراف کرلیا

پیام نے اپنے حال کے سالانہ جلسہ کی روئداد شایع کرتے ہوئے احمدیان کابل کے متعلق جو غلط بیانی کی تھی۔ اس کی تردید بفضل خدا ہم نہایت وضاحت کے ساتھ ۲۵ - جنوری کے اخبار میں کر چکے ہیں اس کے جواب میں پیام نے اپنے تازہ پرچہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے۔ کہ چونکہ ان لوگوں کی عقلیں بالکل مسخ ہو گئی ہیں۔ اور ضد اور دشمنی میں اندھے ہو گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے مقابلہ میں لغو اور بیہودہ سے بیہودہ باتوں کو پیش کرنے سے بھی ذرا نہیں شرماتے۔ اور سرتاپا غلط اور جھوٹے امور کو باوجود ان کے جھوٹے ہونے کا خود اعتراف کرنے کے نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی سے بیان کرتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے۔

پیام "کابل میں احمدیت پر الفضل کو تکلیف" کے عجیب و غریب اور ناقابل فہم عنوان کے ماتحت لکھتا ہے۔ کہ

"پیغام صلح کی کسی گذشتہ اشاعت میں جلسہ سالانہ کی روئداد لکھتے ہوئے مولوی محمد رسول صاحب کابلی کے ذکر میں ہم نے یہ بیان کیا تھا کہ (۱) مولوی صاحب گذشتہ سے پیوستہ سال کابل سے لاہور اور قادیان دونوں جگہ آئے تھے۔ لیکن اپنی واقفیت انھوں نے نہیں کرائی۔ (۲) اس وقت آپ ہر دو فریق یعنی میاں صاحب اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی کتب در بارہ مسائل اختلافی خرید کرلے گئے۔ (۳) جن کا فارسی ترجمہ کرکے۔ وہاں کے احمدیوں کو ان کے مطالب سے آگاہ کیا (۴) جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ وہ سب کے سب میاں صاحب کی بیعت کو فسخ کرکے ہمارے ساتھ شامل ہوگئے"

مگر مذکورہ بالا امور کے بالکل خلاف پیام اب یہ لکھتا ہے۔ کہ

"ممکن ہے ہمارے الفاظ سے غلطی لگی ہو مولوی **محمد رسول صاحب قادیان کے عزم سے بٹالہ تک گذشتہ سے پیوستہ سال گئے۔ لیکن کسی وجہ سے انھیں واپس آنا پڑا۔** (۲) اور دوسرے ذرائع سے انھوں نے فریقین کی کتب بہم پہنچائیں (۳) ترجمہ بھی انھوں نے خود کرکے نہیں سنایا۔ بلکہ ایک اور صاحب نے ان کا ترجمہ کیا تھا۔ ہاں یہ امر واقعہ ہے۔ کہ ان کتب کے مطالب جب کابل کے احمدیوں کو معلوم ہوئے۔ اور میاں صاحب کے عقائد کا ان کو پتہ لگا۔ تو انھوں نے ان سے اظہار نفرت کیا۔ اور ہمارے عقائد ہی کی تائید کی الفضل کا بے نام و نشان راوی معلوم نہیں کیوں اس کا منکر ہے"

مذکورہ بالا الفاظ سے جہاں صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ پیام اپنی کئی ایک غلط بیانیوں کا اعتراف کرلینے پر مجبور ہو گیا ہے۔ وہاں اس کی سخت ڈھٹائی کا بھی بہت اچھی طرح ثبوت ملتا ہے۔ کیونکہ وہ اب باوجود اپنی پہلی باتوں کے بالکل خلاف بیان دیکر ان کے غلط ہونے کا خود اقرار کرنے کے ہم پر یہ الزام لگاتا ہے کہ

"ممکن ہے ہمارے الفاظ سے غلطی لگی ہو"

گویا اس نے تو جو کچھ لکھا تھا۔ وہ صحیح تھا۔ ہم نے ہی اس سے غلط سمجھا۔ اور ہمیں غلطی لگی۔ ذیل میں ہم پیام کے پہلے الفاظ پیش کرکے اس بات کا فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑتے ہیں کہ آیا ہم نے ان سے جو کچھ سمجھا تھا اور جس کی تردید کی تھی۔ وہ غلط تھا۔ یا جو کچھ پیام نے لکھا تھا۔ وہی از سرتاپا غلط تھا۔ پیام نے لکھا تھا۔ کہ

"مولوی (محمد رسول) صاحب گذشتہ سے پیوستہ سال کابل سے لاہور اور قادیان دونوں جگہ آئے تھے۔ اس وقت آپ ہر دو فریق یعنی میاں صاحب اور حضرت امیر ایدہ اللہ کی کتب در بارہ مسائل اختلافی خرید کرلے گئے"

اس کا جو کچھ مطلب ہے۔ وہ صاف ظاہر ہے اور اسی کی تردید میں ہم نے لکھا تھا۔ کہ یہ بالکل غلط ہے کہ وہ قادیان آیا۔ اور یہاں سے فریقین کی کتابیں خرید کرلے گیا۔ چنانچہ اب پیام نے اس بات کو خود تسلیم کرلیا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ

"مولوی محمد رسول صاحب قادیان کے عزم سے بٹالہ تک گذشتہ سے پیوستہ سال گئے۔ لیکن کسی وجہ سے انھیں واپس آنا پڑا"

کیا اس سے صاف ظاہر نہیں ہے۔ کہ ہمیں پیام کے پہلے الفاظ سے غلطی نہیں لگی تھی۔ بلکہ خود اس نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ غلط تھا۔ اور اب اس نے خود اس غلط بیانی کا اعتراف کرلیا ہے

پھر اس نے لکھا تھا کہ

سولوی محمد رسول نے ان کتابوں کا فارسی ترجمہ کر کے یہاں کے احمدیوں کو ان کے مطالب سے آگاہ کیا۔"

اس کی ہم نے مندرجہ ذیل الفاظ میں تردید کی تھی۔ کہ

"یہ بھی غلط ہے۔ کہ اس نے فریقین کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے۔ وہاں کے لوگوں کو ان کے مطالب سے آگاہ کیا۔ اس نے کسی کتاب کا فارسی میں ترجمہ کر کے کابل کے لوگوں کو نہیں سنایا۔"

اس پر پیام نے خود مان لیا ہے۔ کہ :-

"ترجمہ بھی انھوں نے خود کر کے نہیں سنایا"

اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہمیں غلطی لگی ہے۔ یا پیغام نے خود پہلے غلط بیانی کی تھی۔ اور اب وہ اس کے اعتراف کے لیے مجبور ہو گیا ہے۔

. . . کیسے تعجب اور حیرانی کی بات ہے۔ کہ پیام پہلے خود جان بوجھ کر عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے سخت غلط بیانی سے کام لیتا ہے اور لوگوں کو یہ باور کرانا چاہتا ہے۔ کہ احمدیان کابل نے اس لئے بیعت فسخ کر دی ہے۔ کہ ایک شخص محمد رسول نے گذشتہ سے پیوستہ سال لاہور اور قادیان دونوں جگہ آ کر خود اختلافی مسائل کی تحقیقات کی۔ اور فریقین کی کتابیں خرید کر لیگیا جن کا فارسی ترجمہ کر کے اس نے احمدیان کابل کو سنایا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سب کے سب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کو فسخ کر کے غیر مبائعین کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیکن جب ہماری طرف سے یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ شخص نہ قادیان آیا۔ نہ یہاں سے کتابیں خرید کر لے گیا۔ اور نہ اس نے کتابوں کا فارسی ترجمہ کابل کے احمدیوں کو سنایا تو ہماری سب باتوں کو صحیح و درست تسلیم کرتے ہوئے ہمارے ہی متعلق یہ لکھ دیا جاتا ہے۔ کہ

"ممکن ہے کہ ہمارے الفاظ سے غلطی لگی ہو" گویا ہمیں ہی غلطی لگی ہے۔ اور ہم نے کچھ کا کچھ سمجھ لیا ہے۔ ورنہ پیام نے جو کچھ لکھا تھا۔ وہ بالکل درست اور صحیح تھا۔ اگر یہی بات تھی۔ تو کیوں پیام اپنی پہلی باتوں کے بالکل خلاف لکھنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اور کیوں اس نے اعتراف کر لیا۔ کہ واقعہ میں وہ شخص نہ قادیان آیا۔ نہ یہاں سے کتابیں لے گیا اور نہ اس نے ترجمہ کر کے سنایا

پیام کو تو چاہیے تھا۔ کہ اپنی پہلی بات کو درست ثابت کرنے کے لیے اس بات کا ثبوت دیتا کہ وہ شخص ضرور گذشتہ سے پیوستہ سال قادیان آیا تھا۔ اور یہاں سے کتابیں خرید کر لیگیا تھا اور کابل میں جا کر ان کا فارسی ترجمہ کر کے اس نے لوگوں کو سنایا تھا۔ کیا پیام میں جرأت ہے کہ وہ ان باتوں کو درست ثابت کر سکے۔ ہرگز نہیں۔ وہ تو خود ان کے غلط ہونے کا اعتراف کر رہا ہے۔ اور اب ان کے بالکل برعکس کہہ رہا ہے۔

افسوس ان لوگوں کی حالت کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے۔ عوام کو دھوکہ دینے کے لئے پہلے خود غلط بیانیوں کا انبار لگاتے ہیں اور بڑے زور شور سے انھیں پیش کرتے ہیں لیکن جب ان کی تردید کی جاتی ہے۔ اور اصل حقیقت کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ تو الٹا الزام ہم پر لگاتے ہیں۔ کہ ہم نے ان کی بات کو سمجھا ہی نہیں تھا۔ ورنہ انھوں نے تو درست ہی لکھا تھا۔ اس سے بڑھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال اور کیا ہو سکتی ہے۔

اب ہم ان لوگوں سے پوچھتے ہیں۔ جنہوں نے پیام کا وہ پرچہ پڑھا ہے۔ جس میں بڑے زور کے ساتھ کابلی مذکور کے قادیان آنے اور کتابیں خرید کر لے جانے اور کابل میں جا کر ان کا ترجمہ کر کے سنانے کے متعلق لکھا تھا۔ اس کے صریح خلاف ۲۹۔ جنوری کے پیام میں لکھا گیا ہے یا نہیں۔ اور اس طرح پیام نے اپنی کذب بیانی پر خود مہر لگا دی ہے یا نہیں۔ اگر لگا دی ہے۔ اور ضرور لگا دی ہے۔ تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پیام کی دوسری باتوں میں کہاں تک صداقت پائی جاتی ہے۔

پیام نے احمدیان کابل کے بیعت فسخ کر کے غیر مبائعین کے ساتھ شامل ہو جانے کے ثبوت میں جو پہلے باتیں پیش کی تھیں۔ اور جن پر ان کے غیر مبائع ہو جانے کی بنیاد رکھی تھی۔ ان کے غلط ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے یہ لکھ دیا ہے۔ کہ افغان مذکور نے دوسرے ذرائع سے فریقین کی کتب بہم پہنچائیں اور ایک اور صاحب نے ان کا ترجمہ کیا تھا۔

لیکن یہ بھی سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ پیام ذرا ان دوسرے ذرائع کا نام تو لے۔ جن سے افغان مذکور نے فریقین کی کتب بہم پہنچائیں۔ تاکہ اس کے بیان کی صداقت معلوم ہو سکے۔ نیز اس صاحب کو بھی پردۂ اخفا سے باہر نکالے جس نے فریقین کی کتابوں کا فارسی میں ترجمہ کر کے کابل کے لوگوں کو سنایا تھا۔ اگر واقعہ میں کوئی ایسا شخص ہے۔ تو پھر اس کا نام کیوں نہیں بتایا گیا۔ پیام مہربانی کر کے اس کا نام بتائے تاکہ ہم اس کی حقیقت سے بھی لوگوں کو آگاہ کر سکیں۔ ورنہ یہ کہنے میں ہم بالکل حق بجانب ہیں کہ پیام نے پہلو بدل کر پھر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ باقی رہا اس کا یہ لکھنا کہ

"جب کابل کے احمدیوں کو میاں صاحب کے عقائد کا پتہ لگا تو انھوں نے ان سے اظہار نفرت کیا۔ اور ہمارے عقائد ہی کی تائید کی"

اس کے متعلق ہم گذشتہ پرچہ میں ایک ایسی شہادت پیش کر چکے ہیں کہ اگر پیام میں ذرا بھی دیانت کا مادہ ہے تو اپنی اس غلط بیانی کا بھی اعتراف کرے گا۔ یہ حلفیہ شہادت جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان صاحب کی ہے۔ جو حال میں کابل سے آئے ہیں۔ اور جن کا ذکر ہم نے پہلے مضمون میں کیا تھا۔ اور بتایا تھا

کہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے کابل میں بیعت لینے کا اختیار دیا ہوا تھا۔ اور جن سے وہ شخص بھی اچھی طرح واقف ہے۔ جس کے نام سے پیام نے احمدیان کابل کے متعلق غلط بیانیاں کی ہیں۔ ان صاحب کا حلفیہ بیان معہ نام شائع ہو چکا ہے۔ کہ "خبر فسخ بیعت مطلقاً کذب است۔ بلکہ تا ایں زماں چنانکہ قبل ازیں بودند بر بیعت خلیفہ ثانی و جمیع اعتقادات سلسلہ عالیہ احمدیہ مستقیم و برقرار بلکہ از زمانہ سابقہ برتر میباشند" یعنی احمدیان کابل کے بیعت فسخ کر کے غیر مبائع ہو جانے کی خبر بالکل جھوٹ ہے وہ اس وقت تک جیسا کہ اس سے پہلے تھے۔ حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت میں ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام اعتقادات پر برقرار ہیں۔ بلکہ پہلے کی نسبت زیادہ مضبوط ہیں۔

جن صاحب کی یہ شہادت ہے۔ وہ اگر اس شخص سے پہلے کابل سے روانہ ہو چکے ہوتے۔ جس کی طرف منسوب کر کے پیام نے احمدیان کابل کے بیعت فسخ کرنے کے متعلق لکھا ہے۔ تو کہا جا سکتا تھا کہ شہادت دینے والے صاحب کے چلے آنے کے بعد بیعت فسخ ہوئی ہے۔ لیکن اب تو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ پیام کا راوی ان سے پہلے روانہ ہو چکا تھا۔ اور ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ چونکہ اس نے قادیان آنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا اس لئے اسے احمدیان کابل نے چندہ کی رقم بھی دی تھی۔ کہ قادیان پہنچا دے۔

پس پیام کا بیان کسی طرح صحیح اور درست سمجھے جانے کے قابل نہیں ہے۔ اور اصل بات وہی ہے جو میر عین الدین صاحب نے اپنی حلفیہ شہادت میں بیان کی ہے۔ کہ کابل میں کوئی احمدی بیعت فسخ کر کے پیامیوں کے ساتھ نہیں ملا۔ بلکہ وہ لوگ اب پہلے سے بھی زیادہ سلسلہ احمدیہ کے اعتقادات پر مضبوطی کے ساتھ قائم ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ پیام اس حلفیہ شہادت کی موجودگی میں اپنی تازہ غلط بیانی کا بھی اعتراف کریگا۔

ہندو بیواؤں کے متعلق مشورہ

بیوہ عورتوں کی فطری خواہش بھی اسی طرح معدوم نہیں ہو جاتی جس طرح رنڈوے مرد کے قوائے شہوانی میں تعطل نہیں آ جاتا۔ مگر ہندو مذہب نے عورتوں کے لئے یہ ظلم روا رکھا ہے۔ کہ جو عورتیں بیوہ ہو جائیں خواہ ابھی انہوں نے جوانی میں قدم ہی رکھا ہو۔ وہ دوسری شادی نہیں کر سکتیں۔ چونکہ یہ پابندی فطرت کے سخت خلاف ہے۔ اس لئے آئے دن اس کے سخت شرمناک نتائج نکلتے رہتے ہیں۔

ابھی چند ہی دن ہوئے انہیں کالموں میں ہم اخبار آریہ گزٹ کے حوالہ سے ایک ہندو بیوہ عورت کا ذکر کر چکے ہیں۔ اب ایک اور آریہ اخبار ایک برہمن بیوہ کے بھاگنے کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں آریوں کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ

"ایک نوجوان برہمنی کا........ ایک مسلمان کے ساتھ بھاگ جانا" بادی النظر میں ہندو جاتی کے اندر ایک معمولی سی بات سمجھی جائیگی۔ کیا ہوا ایک استری چلی گئی۔ لیکن کبھی اس نے یہ بھی سوچا کہ ایک ہندو استری سے سو سال کے اندر مسلمان جاتی میں ایک ہزار کا اضافہ ہو جائیگا"

(آریہ پتر بریلی۔ ۴ فروری ۱۹۱۹ء)

تعجب ہے۔ کہ ایک آریہ اخبار کسی مسلمان کے ساتھ ہندو عورت کے بھاگ جانے پر صرف اس لئے ناراض ہے۔ کہ اس طرح مسلمانوں کی تعداد بڑھ جائیگی۔ گویا اگر یہ فعل شنیع بجائے کسی مسلمان کہلانے والے کے کسی ہندو کے ساتھ ہوتا۔ یعنی ہندو بیوہ کسی شریر مسلمان کے ساتھ بھاگنے کی بجائے کسی بدمعاش ہندو کے ساتھ گھر سے نکل جاتی۔ تو آریہ پتر کے ایڈیٹر صاحب کے نزدیک کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ اگر ایک عورت کا کسی غیر مرد کے ساتھ بھاگ جانا برا فعل ہے۔ تو خواہ وہ ہندو کے ساتھ بھاگے۔ یا مسلمان کے ساتھ۔ بہر حال ایک فعل شنیع ہے۔ اور اگر واقعہ میں ہے۔ تو اس کی اصل وجہ اور باعث کا تدارک کرنے کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ پرانے خیالات کو بدل کر بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی کر دینی چاہیئے۔

اس میں شک نہیں کہ ہندو دھرم بیوہ عورتوں کی دوبارہ شادی کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اس میں بھی کلام نہیں۔ کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب بھی اس کے سخت مخالف ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۳۰ پر صاف الفاظ میں لکھا ہے۔ کہ

"برہمن کھشتری۔ اور ویش ورنوں (ذاتوں) میں کھشت یونی (عورت اور کھشت ویرج مرد جن کی مجامعت ہو چکی ہو) کا پنر دواہ یعنی دوبارہ بیاہ نہ ہونا چاہیئے"

لیکن جب روزمرہ ہندو بیوہ عورتوں کے فرار کا صدمہ اٹھانا پڑتا ہے۔ تو مناسب یہی ہے۔ کہ آریہ اخبارات تمام ہندوؤں کو اسلام کے اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنے کی "تلقین" پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ کریں۔ کہ بیوہ عورتوں کی شادی کرو۔ اگر اس پر پورے طور سے عمل شروع ہو جائے اور کوئی نوجوان ہندو بیوہ بٹھا نہ رکھی جائے۔ تو کبھی اس قسم کے دل آزار واقعات رونما ہونے پائیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ ہندو صاحبان عموماً اور آریہ صاحبان خصوصاً ہمارے اس ہمدردانہ مشورہ کی قدر کریں گے۔ اور پنڈت دیانند صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ کی کوئی پروا نہ کرتے ہوئے پنر دواہ کو رواج دیں گے۔

دیگر مذاہب کے اس قسم کی مجبوریوں کی وجہ سے اپنے مذہبی احکام کو ترک کر کے اسلام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنے سے بے اختیار کہنا پڑتا ہے کہ ان الدین عند اللہ الاسلام کہ حقیقی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے

خطبہ جمعہ

حقیقی معرفت حاصل کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۷ - فروری ۱۹۱۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اسلام کا مرکزی نقطہ

کلمہ توحید جو ہر ایک خطبہ اور لیکچر اور وعظ کے ابتداء میں پڑھا جاتا ہے۔ اور جس کی نسبت سب مسلمانوں کا یقین و ایمان ہے۔ کہ وہ اسلام کا مرکزی نقطہ ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا خلاصہ ہے اس میں مسلمانوں کو جن امور کی طرف متوجہ کیا گیا ہے ان کی طرف دھیان نہ رکھنے۔ اور ذہن سے اتار دینے کی وجہ سے انسان علم دین سے دور جا پڑتا اور اسلام سے ناواقف ہو جاتا ہے۔ اور اس کے عقائد میں کمزوری اور اعمال میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ یہی کلمہ اور جملہ ان ضروری امور کو شامل رکھتا ہے۔ جو عقائد اور اعمال کی درستی کے لئے ضروری ہیں۔ انسان اسی کے نہ سمجھنے سے صراط مستقیم سے ادھر ادھر ہو جاتا۔ اور اسی کو بھولنے سے جادہ اعتدال کو ترک کر دیتا ہے۔ اور اسی کے عدم واقفیت کی وجہ سے ظلمت و گمراہی میں جا پڑتا ہے۔

کلمہ توحید کی معرفت

یہی وہ کلمہ ہے۔ جس کی معرفت کر انبیاء انبیاء۔ صدیق صدیق۔ اور شہید شہید کہلائے اور ولیوں نے ولایت کا مرتبہ پایا۔ اور دوسری طرف اسی کے نہ جاننے سے ایک ہستی نے اپنا نام ابلیس رکھایا۔ لیکن باوجود اس کے بہت ہیں جو اس کلمہ کو پڑھتے ہیں مگر ان کے دلوں میں وسوسہ پیدا ہوتے ہیں اور وہ ایسے کامل الایمان نہیں ہوتے جس سے وہ ہر مشکل اور ہر دکھ اور ہر ابتلاء میں قائم رہیں۔ بلکہ بہت ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے ڈگمگا جاتے ہیں اور ان کا پائے ثبات اکھڑ جاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ان میں بہت سے ایسے ہوتے ہیں۔ جو دین کے لئے دنیاوی فوائد کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تاہم بعض اوقات ایک ادنیٰ سی بات کی خاطر اپنے ایمان کو قائم نہیں رکھ سکتے اور چھوٹی سے چھوٹی بات ان کے ایمان کو ضائع کر دیتی ہے

معرفت کے بغیر جوش کسی کام کا نہیں

یہ حرف اسی کلمہ کی عدم معرفت کیوجہ سے ہوتا ہے پڑھنے کو تو بہت پڑھتے ہیں لیکن لا الہ الا اللہ کے اصل مطلب سے بہت کم واقف ہوتے ہیں ان میں ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو دینی جوش کی وجہ سے اپنے مالوں کو۔ رتبوں کو۔ وطنوں کو اور خویش و اقارب کو چھوڑ دیتے ہیں۔ لیکن ایک ذلیل سی بات پر ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔ ان کی قربانیاں جوش کے باعث ہوتی ہیں۔ لیکن چونکہ ان میں کامل معرفت نہیں ہوتی۔ اس لئے قائم نہیں رہ سکتے۔ مذہبی جوش سے ہر مذہب کے لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔ جیسے کہ عیسائی بھی بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں حالانکہ عیسائیت سچا مذہب نہیں۔ مگر باوجود اس کے انکی عورتوں تک میں اس قدر قربانی کا جوش ہوتا ہے کہ بعض علاقوں میں عیسائی عورتیں ٹکڑے ٹکڑے کی گئیں۔ مگر ان کی جگہ پر فوراً دوسری پہنچ گئیں۔ مگر عیسائیوں میں بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی عمر کا بڑا حصہ مشن کی خدمت میں بڑے جوش سے صرف کرتے ہیں۔ لیکن اخیر عمر میں عیسائیت کی تردید میں سوچ سوچ کر اعتراض شائع کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ ان میں نئے نئے چرچ قائم ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان نئے چرچوں کے بانی عموماً ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کی عمر کا بڑا حصہ عیسائیت کی خدمت میں گذرا ہوتا ہے۔ پس ان کی قربانی تو ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ وہ عرفان کے ماتحت نہیں ہوتی اس لئے وہ قربانی قربانی نہیں کہلا سکتی۔ لیکن جو شخص عرفان کے ماتحت قربانی کرتا ہے اگر زمین و آسمان بھی ٹل جائیں تو بھی اس کے عقیدہ میں تزلزل پیدا نہیں ہو سکتا۔

معرفت و عدم معرفت کی ایک مثال

اسکی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ ایک بچہ ہوتا ہے۔ وہ ایک عورت کو پیچھے سے دیکھتا ہے۔ اور اس کے قد و قامت و لباس وغیرہ سے یقین کر لیتا ہے۔ کہ یہی میری ماں ہے۔ وہ خوشی سے دوڑتا ہوا اس کو لپٹ جاتا ہے۔ لیکن جونہی کہ وہ عورت اسکی طرف دیکھتی ہے۔ وہ شرمندہ ہو کر اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ وہ سچے اخلاص اور سچی محبت سے اسکی طرف دوڑتا گیا لیکن جب اس کو صحیح معرفت ہوئی تو اس سے الگ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو شخص عدم معرفت کی حالت میں قربانیاں کرتا ہے۔ اس میں جوش بھی ہوتا ہے۔ اخلاص بھی ہوتا ہے۔ مگر جب وہ اس کو اپنے خیال کے مطابق نہیں پاتا تو اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے۔ اور سخت ابتلاء میں پڑ جاتا ہے۔ پھر ایک ایسا بچہ ہوتا ہے۔ جو اپنی ماں کو دیکھتا ہے پہچانتا ہے۔ اور پھر اس کو لپٹ جاتا ہے۔ اس صورت میں ماں خواہ اس کو علیحدہ کر دے۔ جیسا کہ گرمی کے موسم میں ہوتا ہے۔ کہ ماں پسینہ سے شرابور ہوتی ہے۔ اور بچہ اس کو لپٹتا ہے۔ اور وہ اس کو علیحدہ کر دیتی ہے۔ مگر باوجود جھڑکنے اور غصہ ہونے اور بعض حالتوں میں تھپڑ بھی مارنے کے وہ اپنی ماں کو نہیں چھوڑتا۔ بلکہ جوں جوں ماں اسے مارتی ہے۔ جھڑکتی ہے۔ وہ اور زیادہ اس کی گود میں گھستا جاتا ہے۔ بعینہ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ کی حقیقی معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ وہ ہرگز مصائب اور دکھوں۔ اور ابتلاؤں سے نہیں گھبراتا اور اس کا قدم ذرا نہیں ڈگمگاتا۔ بلکہ وہ اور زیادہ اطاعت اور فرمانبرداری میں بڑھتا جاتا ہے۔ لیکن جہاں عرفان کی کمی ہوتی ہے۔ تو یہ کمی اکثر رستہ سے جدا کر دیتی اور ٹھوکر

کہلاتی ہے۔

تو لا الٰہ الا اللہ اسلام کا مغز ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے۔ کہ اس سے ہر قسم کے شکوک و شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث مروی ہے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فوت ہوئے تو حضرت عثمان نے فرمایا تمنیت ان سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میرے دل میں تھا کہ میں رسول کریم سے پوچھوں ما ذا ینجینا مما یلقی الشیطان فی انفسنا کہ ہم شیطانی وساوس سے کیسے نجات پا سکتے ہیں فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ سئلت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذالک حضرت ابوبکر صدیق نے کہا کہ میں نے آپ سے اسی کے متعلق دریافت کیا تھا قال فقال ان تقولوا ما امرت به عمی ان یقول له فلم یفعل۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم وہ کہو جس کے کہنے کے لئے میں نے اپنے چچا کو کہا تھا۔ لیکن اس نے نہ کہا۔ وہ کیا بات تھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو کہی تھی۔ وہ یہی کلمہ توحید تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابوطالب کو ان کی وفات کے وقت کہا تھا کہ چچا اگر آپ ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہدیں تو میں آپ کی قیامت کے دن شفاعت کر سکونگا مگر انھوں نے جواب دیا کہ میں اپنی قوم سے ڈرتا ہوں۔ کہ اگر میں نے یہ کلمہ پڑھ دیا۔ تو وہ کہیگی کہ ابوطالب مرتے وقت اپنے بھتیجے سے ڈر گیا۔ اس لئے میں اسی مذہب پر جان دیتا ہوں جس پر میں نے اپنے باپ دادوں کو پایا۔ تو رسول کریم نے حضرت ابوبکر کو بتایا کہ جو انسان شیطانی وساوس سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے وہ وہی کہے جس کے کہنے کے لئے میں نے اپنے چچا کو کہا تھا۔

انسان کے دل میں وساوس پیدا ہونے کی وجہ

یہ کلمہ انسان کو وساوس سے بچاتا ہے۔ انسان کے دل میں جو وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ وہ دو باتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اول تو یہ کہ وہ چند باتیں حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن وہ حاصل نہیں ہوتیں۔ یا وہ بعض باتیں چاہتا ہے۔ کہ نہ ہوں مگر ان سے ان کو واسطہ پڑتا ہے۔ مثلاً وہ چاہتا ہے کہ اس کی جو جو خواہشیں ہیں۔ وہ تمام کی تمام پوری ہوں۔ ان میں سے کسی میں بھی کوئی رکاوٹ نہ پیدا ہو دوم بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان سے وہ بچنا چاہتا ہے۔ مثلاً وہ چاہتا ہے۔ کہ دکھوں مصیبتوں۔ آفتوں سے مامون رہے لیکن دکھوں۔ آفتوں مصیبتوں سے اس کو پالا پڑتا ہے۔ یہی دو باتیں ہیں جن سے انسان ابتلاؤں اور وسوسوں میں پڑتے ہیں۔

اگر انسان خدا بنے تو ابتلا سے بچ سکتا ہے

لیکن انسان کو سوچنا چاہئے کہ ہو نہیں سکتا کہ اس کی تمام کی تمام خواہشیں پوری ہوں۔ اور وہ کسی تکلیف میں نہ پڑے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب اپنے ایک استاد سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے ان سے درخواست کی کہ مجھے کوئی نصیحت کریں۔ آپ کے استاد نے فرمایا کہ آپ خدا نہ بنیں۔ حضرت مولوی صاحب نے سوال کیا کہ انسان کیسے خدا بنتا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ جب انسان یہ چاہتا ہے۔ کہ جس طرح اس کی خواہش ہے۔ اسی طرح ہو۔ اور اس کے خلاف کبھی نہ ہو۔ تو اس وقت وہ انسانیت سے باہر قدم رکھتا اور خدا بننا چاہتا ہے کیونکہ انسان کی یہ شان نہیں ہے۔ کہ وہ جو خواہش کرے پوری ہو جائے۔ یہ تو خاصہ خداوندی ہے۔ کہ وہ جس طرح چاہتا ہے۔ اسی طرح اس کے ارادہ کے ماتحت سب کچھ انجام پاتا ہے۔ اور کوئی نہیں۔ جو اس کے ارادہ میں مزاحم ہو سکے۔

تو درحقیقت بہت سے وسوسے اسی لئے ہوتے ہیں۔ کہ انسان خدا بننا چاہتا ہے۔ اگر انسان غور کرے تو اس کو معلوم ہو جائے۔ کہ ایسے وساوس جو پاک ہوں۔ اور محض صحیح علم کے ماتحت ہوں وہ شاذ و نادر ہوتے ہیں۔ بلکہ شاید سو میں سے ایک ہو ورنہ بہت سے اعتراض جن کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہوتی وہ اغراض مخفیہ سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اور جن کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان پر شیطان کا قبضہ ہوتا ہے۔

میں نے کہا ہے کہ سو میں سے ایک شک اصلی ہوتا ہے۔ اور اگر اور دقت نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لاکھ میں سے ایک شک اصلی ہوگا۔ ورنہ جس کے دل میں شک پیدا ہوتا ہے اس شک و شبہ کی وجہ ذاتی ہوتی ہے۔ کیونکہ انسان اپنے تئیں خدا قرار دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ جس طرح میں نے چاہا اسی طرح کیوں نہ ہوا۔ لاکھ میں سے ایک شبہ نہ سمجھنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

شکوک پیدا ہونے کی وجہ برداشت کی کمی بھی ہے

جن لوگوں کے دلوں میں شکوک شبہات پڑتے ہیں۔ اور ان کے دل میں وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ وہ عام طور پر ایسے ہی ہوتے ہیں جن میں برداشت کی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ چاہتے ہیں۔ اسی طرح ہو۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ والدین ہمیشہ جن بچوں کی خواہش کو پورا کرتے ہیں۔ اور کبھی ان کی خواہش کے خلاف نہیں ہونے دیتے۔ ان کی یہ حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑے ہو کر ہمیشہ مصائب اور دکھوں کے وقت گھبرا جاتے ہیں۔ کیونکہ ان میں برداشت کی قوت نہیں پیدا کی جاتی مگر وہ بچے جو ابتدا میں تکالیف اٹھاتے ہیں ان میں برداشت کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی سخت سے سخت تکلیف سے بھی نہیں گھبرایا کرتے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے تئیں خدا مت بناؤ۔ خدا ہی ایک ایسی ہستی ہے کہ جو

نبی اور کتاب

مولوی محمد علی صاحب پیغامی نے ایک چھوٹی سی پاکٹ بک نما کتاب انگریزی میں چھپوائی ہے۔ اور اُس میں نبی کے لئے کتاب کا ہونا ضروری لکھا ہے۔ اُن کے طرز کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ نبی کے لئے وہ ایسی کتاب ضروری سمجھتے ہیں جیسی یہ اُنکی اپنی کتاب ہے۔ یعنی ایک مجلد کتاب ہو اور اُس میں چند صفحے کاغذ کے دھاگوں سے بندھے ہوں۔ اور کچھ ان اوراق پر لکھا ہوا ہو اور شاید اپنی پبلک کے ذہن رسا میں یہ بھی جمانا چاہتے ہوں گے۔ کہ ایسی کتاب اگر آسمان سے اُترتی ہوئی دکھائی دے۔ اور کسی آدمی کے سر پر آکر دھم سے گر پڑے تو وہ آدمی فوراً نبی بن جائیگا۔ گو جس پر خداوند تعالیٰ کی وحی مشتمل بر اسرار حقیقت و پیشگوئی عظیم الشان دن رات الگ الگ فقروں میں اترتی ہو۔ وہ نبی - مجدد یا محدث ہی رہیگا - اور بس حضرت نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہودیوں نے بھی یہی معنی کتاب اور نبی کے سمجھے تھے۔ جو کہ مولوی محمد علی صاحب نے سمجھے ہیں۔ چنانچہ اُنھوں نے سوال کیا تھا کہ یسئلک اھل الکتاب ان تنزل علیھم کتابًا من السماء فقد سألوا موسیٰ اکبر من ذالک فقالوا ارنا اللہ جھرۃ اور حال کے عیسائیوں مثلاً برٹش فیلڈ- ٹس ڈیل اگولیتھ اور الفونسو- منجانا وغیرہ نے آنحضرتؐ پر کسی کتاب کے اُترنے سے بالکل ہی انکار کر دیا ہے۔ اور صاف لکھا ہے کہ کتاب کا ثبوت نہیں ملتا۔ ملاحظہ ہو جرنل آف دی مینچسٹر ایجپشین اینڈ اورینٹل سوسائٹی - سال ۱۶-۱۹۱۵ء صفحہ ۴۴

افسوس مولوی محمد علی صاحب نے خلیفہ برحق کا انکار کر کے اور اسکی بیعت بابرکت میں شامل نہ ہو کر مغضوب علیہم اور ضالین سے مماثلت قائم کرلی ہے۔ انھیں میں کسی وقت عقلمند اور ذی علم سمجھا کرتا تھا۔ مگر اس مضمون سے معلوم ہوا کہ ان کا علم اگر کچھ تھا تو اب خشک ہوگیا ہے۔ اور فراست جاتی رہی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود نبی برحق بروز حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

دل خوں شد است از غم ایں قوم ناشناس
وز عالمان کج کہ گرفتند چنبرم
گر علم خشک دکورئ باطن نہ رہزن است
ہر عالم و فقیہہ شدے ہمچو چاکرم
بر سنگ میکند اثر ایں منطقم مگر
بے بہرہ ایں کساں ز کلام موثرم
علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیزے نخرم

اگر مولوی محمد علی صاحب میں کچھ بھی نور فراست ہوتا۔ تو وہ سوچتے کہ بحث اگر کچھ ہو سکتی ہے تو وہ ما انزل الیہ من ربہ پر ہو سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک اور نبی کی کتاب یہی ہوتی ہے کہ "ما انزل" کو جمع کر لیا جاوے۔ چونکہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سب انبیاءؑ کے مظہر اور بروز ہیں۔ تو ان کا ما انزل الیہ من ربہ بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و قرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے "ما انزل الیہ" سے کم نہیں۔ بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا۔ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے "ما انزل الیہ" میں نئی شریعت نہیں کیونکہ اس کی ضرورت نہیں رہی تھی۔ مگر چونکہ وہ کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اُس کی حیثیت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ جیسا کہ بعض پہلے نبیوں کی "ما انزل الیہ" جس کے اندر کوئی شریعت نہیں ہوتی تھی حیثیت کم نہیں۔ اور نہ اُن کی نبوت میں کوئی حرج ہے۔

فالحمد للہ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک لحاظ سے صاحب کتاب ہونا ثابت ہوگیا۔ اور مولوی محمد علی کے قائم کردہ اصول سے ہی حضرت صاحب کا نبی ہونا بھی ثابت ہوگیا۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار خلیفہ رشید الدین - ایل - ایم - ایس)

آہ خانقاہ

خدا کا قانون ہے کہ جب دنیا میں حقیقت پرستی کی بجائے توہم پرستی پھیل جاتی ہے۔ خاص و عام کے حالات ناگفتہ بہ ہوجاتے ہیں۔ مدعیان حق شناسی کے اندر روح حقیقت باقی نہیں رہتی - تو وہ اپنے کسی مقبول بندے کو مصلح بنا کر کھڑا کر دیتا ہے۔ جو ہدایت کے مرکز سے ہٹے ہوئے لوگوں کو ایک نقطہ وحدت پر جمع کرتا ہے اور اصلاح کی ایک نئی روح پھونکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں خدا کے فضل نے ایک عظیم الشان مجدد و مصلح کو مبعوث کیا جو جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی معہود ہے۔ وہی شریعت کا امام اعظم طریقت کا شیخ اکبر حقیقت کا عارف معرفت کا راز داں روحانیت کا بادشاہ ہے۔

اس مصلح اعظم نے دنیا کو اصلاح کی طرف بلایا۔ مگر دنیا والوں نے قدیم منکرانہ طرز پر استنکاف و استکبار کیا۔ اور اس جہل مرکب پر کمر باندھی۔ کہ اپنی تمام بیماریوں اور کمزوریوں کو نہ صرف چھپایا۔ بلکہ صاف کہدیا۔ کہ ہم میں کوئی بیماری اور کمزوری ہی نہیں۔ اب ایسے مریضوں کا خدا ہی حافظ ہے جو اپنے مہربان حکیم سے مچل کر الگ تھلگ ہوگئے ہوں۔

یوں تو تمام خاص و عام طرح طرح کے

امراض میں مبتلا تھے ہی - مگر وہ لوگ جو خود طبیب ہونے کے مدعی تھے ان کی حالت عام مریضوں سے بھی بہت زیادہ قابل رحم ہے - اور افسوس و بحد افسوس اسی گروہ پر ہے جو نہ صرف خود ہلاک ہوتا ہے - بلکہ دوسروں کو بھی اپنے ساتھ لے ڈوبتا ہے۔

متصوفین زمانہ صرف رسمی صوفی رہ گئے ہیں۔ اہل خانقاہ روحانیت سے کوسوں دور جا پڑے ہیں سجادہ نشین فقط برائے نام شاہ صاحب رہ گئے ہیں۔ مگر جب ان سے کہا جاتا ہے - کہ اپنی اصلاح کرو تو نہایت جوش کے ساتھ کہہ دیتے ہیں - کہ ہم میں کوئی نقص نہیں۔ کوئی خرابی نہیں۔ کوئی برائی نہیں مگر میں سچ کہتا ہوں کہ زبان سے تو وہ اپنی صلاحیت کا بہت کچھ دعوی کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی ہمارے مقابلہ میں لیکن ان کا دل خود ان کی بیماریوں اور کمزوریوں پر ان کو ملامت ہی کرتا رہتا ہے جس کا اظہار وہ خود بھی خاص خاص مواقع پر کر گذرتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک مضمون رسالہ شمس العلوم بدایوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کے لکھنے والے خود ایک خانقاہی مولوی (حکیم المنظور عبدالماجد صاحب ایڈیٹر شمس العلوم) ہیں۔ خانقاہوں کی قابل افسوس حالت لکھتے ہوئے یوں تحریر کرتے ہیں۔

"اب زمانہ موجودہ کی ٹیپ ٹاپ تصنع و تکلف کے انبار سامان پر نظر ڈالئے اور پھر خانقاہ اور اہل خانقاہ کا دوسرا قبیح حال ملاحظہ کیجئے۔ توازن عمل کو روئیے۔ اور اس بہروپ اور روشن صورت کے بگاڑ پر مرثیہ خوانی کیجئے۔ صحیح قوت عمل اور اصلی مفہوم خانقاہ کا فسانہ دیکھئے اور اگلے پچھلے دور میں بین تضاد و تنافی کا طلسمی تماشا دیکھئے۔ مگر عبرت کی آنکھ سے شرم کی نظر سے غیرت کی اصلاح جو نگاہوں سے کیجئے" - اور پڑھیئے۔

تعس الزماں لقد آتی بعجاب
ومحی رسوم الظرف والآداب"

یہ ہے موجود الوقت خانقاہوں کے ایک تجربہ کار کی شہادت جو نہایت بے باکی سے خانقاہوں کا پردہ فاش کر رہی ہے۔

پھر صاحب مضمون خانقاہ اور اہل خانقاہ کی زیر پردہ دری فرماتے ہوئے طعن آمیز لہجہ میں لکھتے ہیں۔

"آج خانقاہ اور اہل خانقاہ زینت آراستہ سجدہ بندگی اور عابدانہ مزاج و خالص خمیدگی نہیں بلکہ بوقلموں نقش و نگار کی رنگا رنگی فرش و فروش کی آراستگی - حال و قال کی مکلف رونق - مکان کی وسعت دل کی تنگی کے ساتھ ناروا مسرت جس کی اونچی خانقاہ سجی سجائی خلوت گاہ اچھے لباس و اسباب آرام و زینت کی منزل گاہ بس وہی سب سے بڑی۔ اور وہی سب سے بڑا عام اس سے کہ اصلی حالت کا کوسوں پتہ نہ ہو۔ (وغیرہ وغیرہ)"

اے حضرات خانقاہ

ہو سکے - تو سچی خانقاہ بناؤ - اور سچے اصحاب خانقاہ بنو - تاریخ کو دُھراؤ علم حق حاصل کرو - نظر فریبیوں سے بچو مفہوم صحیح کی سچی لوح پیش نظر رکھو - اور توازن عمل کے لئے قلبی خلوص - روحانی ترقی - مسلسل و مستقل کارکردگی کا نقش دیکھو - خدا کی قسم میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمانہ کا مصلح اعظم آگیا - اس کی ہدایت و نصیحت سنو - اس کی ربانی آواز پر کان دھرو تاکہ تم سچے صوفی اور حقیقی عارف بنو - اس کے نقش قدم پر چلو تاکہ تم روحانیت کے شیریں پانی سے سیراب کئے جاؤ - اس کی قائم کردہ حقیقی روحانی خانقاہ میں آؤ تاکہ تم ہر تنگی اور تنگ دلی سے نجات پا کر ربانی برکات روحانی فیوض - آسمانی نور یزدانی روشنی حاصل کرو - ورنہ یاد رکھو - وہ بزرگ جو زیر زمین آرام کر رہے ہیں - تمہیں کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے - اور نہ ان کی نیکی اور بزرگی تمہارے کسی کام آ سکتی ہے تم خود ہی اپنی اصلاح کرو تو فائدہ اٹھاؤ گے۔

(خادمکم ابو محمد محفوظ الحق - علمی)

سماجی اخبارات کی حالت

آریہ سماج میں آئے دن جو جھگڑے اور فساد پیدا ہوتے رہتے ہیں ان سے ہر ایک وہ شخص خوب اچھی طرح واقف ہے - جسے آریہ اخبارات کے مطالعہ کا موقعہ ملتا ہے - یہ جھگڑے بعض اوقات نہایت ہی خطرناک اور شرمناک صورت اختیار کر لیتے ہیں جیسا کہ گذشتہ ایام میں ایڈیٹر صاحب پرکاش کے متعلق آریہ گزٹ کی تحریروں کا نتیجہ یہ ہوا تھا اسی قسم کے جھگڑوں کا موجب آریہ پتر کا اپنے تازہ پرچہ میں آریہ اخبارات کو قرار دیتا ہے - اور اس میں شک نہیں کہ آریہ اخبار بقول آریہ پتر کا شتر بے مہار ہیں جو نہ صرف آپس میں ہی ذاتی فساد کا موجب بنے رہتے ہیں بلکہ دیگر مذاہب کے خلاف بھی دل آزار مضمون لکھ کر بے چینی پیدا کرتے رہتے ہیں آریہ پتر کا لکھتا ہے

"آریہ سماج کی حالت دگرگوں ہے - اس کے اندر رام شام سے کسی معاملہ پر ذرا سا بھی مت بھید (اختلاف) رکھتا ہے - اور وہ اس معاملہ کو فوراً اخبارات کے کالموں میں گھسیٹنے کی کوشش کرتا ہے - اور بدقسمتی یہ ہے کہ آریہ سماج کے اخبار نویس بقول حالی ع

جنگ و خونریزی کے خوگر ہیں وہ رہنما

کے مصداق خود ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ جس طرح آگ میں ڈالی ہوئی چیز کے ذرات بہت جلد دیو منڈل میں پھیل جاتے ہیں - اسی طرح دو شخصیتوں کا ذرا سا اختلاف رائے تھوڑے عرصہ میں ہی آریہ سماج کے سارے کے سارے گروہ کی شانتی (امن) کو تباہ و برباد کر دیتا ہے"

پھر لکھتا ہے :-

"اگر آریہ سماج یہ چاہتا ہے - کہ وہ شانتی اور آرام سے اپنا کام کرنے کے قابل ہو - تو اس کے لئے ضروری اور نہایت ضروری ہے - کہ اپنے پریس کی طاقت کو سنبھالنے کی طرف توجہ کرے - اس وقت یہ طاقت شتر بے مہار کی طرح ہے جسے روکنے کا کوئی ذریعہ......

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۸ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۸ء

۱۷۶۳ فرزند سلامت بی بی صاحبہ ملتان
۱۷۶۴ کرم بھری صاحبہ ضلع امرتسر
۱۷۶۵ حیات بی بی صاحبہ حیدرآباد دکن
۱۷۶۶ صاحب بی بی صاحبہ " "
۱۷۶۷ محمد امیر بیگ صاحب " "
۱۷۶۸ ظہور بی بی صاحبہ " "
۱۷۶۹ کلثوم بی بی صاحبہ " "
۱۷۷۰ محمد بندہ علی صاحب " "

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۹ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے۔ بعض ایسے لوگ جو قادیان آکر بیعت کرتے ہیں۔ ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی۔ پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہجاتے ہیں۔ دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں۔ ان کو شائع کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں کا یہ نمبر شمار ہے۔ (ایڈیٹر)

بابت ماہ جنوری ۱۹۱۹ء

۱ - چودھری فضل الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۲ - امام بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۳ - بی بی صغیرہ صاحبہ بھاگلپور
۴ - بی بی عزیز فاطمہ صاحبہ "
۵ - محمد نظیر الحق صاحب "
۶ خیرالدین صاحب پٹیالہ
۷ اہلیہ صاحبہ منشی محمد امین صاحب جموں
۸ خورشید امین صاحبہ " "
۹ - قاضی سلطان احمد صاحب سیالکوٹ
۱۰ مسماۃ بھوبی اہلیہ نورالدین صاحب گجرات
۱۱ - جنت بی بی صاحبہ " "
۱۲ غلام بی بی صاحبہ " "
۱۳ اہلیہ صاحبہ قاسم علی خانصاحب رامپور
۱۵ حیات محمد صاحب ضلع شاہپور
۱۶ راجہ خان صاحب " راولپنڈی
۱۷ میاں الہ دین صاحب " گوجرانوالہ
۱۸ اہلیہ " " " "
۱۹ اسحٰق صاحب " " "
۲۰ یعقوب صاحب " " "
۲۱ عیسٰی صاحب " " "
۲۲ موسٰی صاحب " " "
۲۳ زیارت بی بی صاحبہ " " "
۲۴ میاں شمس الدین صاحب ضلع امرتسر
۲۵ غلام محی الدین صاحب " گورداسپور
۲۶ - نعمت اللہ صاحب ضلع گجرات
۲۷ - فضل دین صاحب " "
۲۸ سردار صاحب " "
۲۹ فضل بیگم صاحب " "
۳۰ محمد امین صاحب لاہور
۳۱ نصیر بخش "
۳۲ سردار احمد صاحب سیالکوٹ
۳۳ محمد صاحب لائل پور
۳۴ غلام محمد صاحب "
۳۵ نور محمد صاحب "
۳۶ عبدالرحمن صاحب "
۳۷ محمد صدیق صاحب "
۳۸ محمد صادق صاحب لائل پور
۳۹ بشیر احمد صاحب ضلع میرٹھ
۴۰ غلام نبی شاہ صاحب - پشاور
۴۱ محمد عالم صاحب اٹک
۴۲ اہلیہ منشی فضل الرحمن صاحب پٹیالہ
۴۳ عبدالرحمن صاحب ضلع راولپنڈی
۴۴ خدا بخش صاحب " "
۴۵ حوالدار محمد ابراہیم صاحب جہلم
۴۶ مستقیم صاحب " گورداسپور
۴۷ بدرالدین صاحب " "
۴۸ مولا بخش صاحب " "
۴۹ علی محمد صاحب " "
۵۰ اسمٰعیل اول " "
۵۱ اسمٰعیل دوم " "
۵۲ نظام الدین صاحب " "
۵۳ بشیر احمد صاحب " "
۵۴ نذیر احمد صاحب " "
۵۵ جمیل احمد صاحب " "
۵۶ امام بی بی صاحبہ " "
۵۷ مبارک بی بی صاحبہ " "
۵۸ محمد بی بی صاحبہ " "
۵۹ محمد بخش صاحب " "
۶۰ عائشہ بی بی صاحبہ " "
۶۱ فضل بی بی صاحبہ " "
۶۲ حسو صاحبہ " "
۶۳ بھاگن صاحبہ " "
۶۴ جیونی صاحبہ " راولپنڈی
۶۵ بختاور بی بی صاحبہ " "
۶۶ مسماۃ مائی وسائی ضلع ڈیرہ غازیخاں
۶۷ حوالدار محمد دین صاحب " جہلم
۶۸ چودھری نور احمد صاحب " "
۶۹ میاں اسمٰعیل صاحب " "
۷۰ اشرف بی بی صاحبہ " "
۷۱ حسین بی بی صاحبہ " "

ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب ضلع جموں ۹۶

غیر ممالک کی برقی خبریں

اعلیٰ جنگی کونسل کا اجلاس - پیرس ۸ فروری۔ مارشل فوش امیر البحر ومیس اور جنرل بلیس آج اعلیٰ جنگی کونسل کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ کونسل میں مہلت جنگ کی نئی شرائط پر غور کیا گیا۔ ۱۷ فروری کو مہلت جنگ کی تجدید ہونے والی ہے۔

برمین میں کشت و خون - لندن ۵ فروری۔ برلن کا ایک پیام مظہر ہے کہ برمین کی لڑائی میں ۳۰ آدمی مقتول اور ایکسو زخمی ہوئے۔

ترکی لیڈروں کی گرفتاری - لندن ۷ فروری - امید ظاہر کی گئی ہے۔ کہ جوان ترک لیڈروں کی گرفتاری کے لئے جو ذرائع اتحادیوں نے قسطنطنیہ میں اختیار کی ہیں۔ ان کو ان صوبجات تک وسعت دی جائیگی جہاں یہ لوگ یونانی اور ارمنی لوگوں کو جنہوں نے قتل و خونریزی کا زمانہ جنگ میں معائنہ کیا ہے۔ ملک سے بھاگ جانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اس سے ترکوں کا صرف یہی منشاء نہیں ہے۔ کہ وہ اس طرح کے گواہوں کو بھگا دیں۔ بلکہ وہ یہی آبادی کو بھی کم کرنا چاہتے ہیں۔

اوپورٹو کی بغاوت - لندن ۷ فروری۔ پرتگالی سفیر متعینہ لندن بیان کرتا ہے کہ شاہ پسند جماعت کی بغاوت اوپورٹو اور اس کے مضافات تک محدود رہے۔ باغی ایک طریقہ پر محصور کر لئے گئے ہیں۔ اور اس کی امید کیجاتی ہے۔ کہ بغاوت چند دن میں فرو کر دیجائیگی۔

بلجیم کو قرضہ لندن ۸ فروری نیویارک کا ایک پیام مظہر ہے۔ کہ امریکن سنڈیکیٹ نے جسمیں مارگن کمپنی بھی شامل ہے۔ بلجیم کو ۵ کروڑ ڈالر قرضہ دینے کا انتظام کیا ہے۔

روس میں ٹائفس بخار - اسٹاکہام ۸ فروری پیٹروگراڈ۔ ماسکو اور دیگر بڑے بڑے شہروں میں ٹائفس بخار پھیلا ہوا ہے۔ صرف ایک ہسپتال میں ۱۲ ڈاکٹر اور ۴۰ نرسیں فوت ہو گئیں۔ کافی تابوت بہم نہیں پہنچتے۔

کمیشن لیگ اقوام کا کام قریب ختم ہے لندن ۸ فروری۔ پیرس کی ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ کمیشن لیگ اقوام نے آج صبح کو اجلاس کیا۔ اس اجلاس کو بھی گذشتہ نشستوں کی طرح خاص امتیاز حاصل تھا۔ اجلاس کے اختتام پر کمیشن نے معلوم کیا۔ کہ اس کا کام قریب ختم ہے۔ اور صرف چند مضامین رہ گئے ہیں جنکو ممبران کے روبرو بغرض مباحثہ پیش کرنا باقی ہے

اعلیٰ جنگی کونسل نے مہلت جنگ کی تجدید پر بحث کی جب ذیل ریزولیوشن کو مسٹر ولسن نے قبول کیا حالات موجودہ کے ماتحت بہت سے مسائل فوراً پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کو فوجی معاملات سے تعلق نہیں ہے۔ اس طرح کے مسائل کی اہمیت بڑھتی جاتی ہے۔ اور انہیں اتحادیوں اور امریکہ کیجانب سے سویلینوں کو طے کرنا چاہئے۔ گورنمنٹوں کے قائم مقام مالیات۔ خوراک۔ ناکہ بندی جہازوں کی نگرانی اور خام میٹریل سے تعلق رکھیں۔ اور اس غرض کی تکمیل کے لئے پیرس میں ایک اعلیٰ اقتصادی کونسل قائم کی جائے۔ یہ کونسل زمانہ مہلت جنگ میں ان مسائل پر بحث کرتی ہے اس اقتصادی کونسل میں ہر متعلقہ گورنمنٹ کے پانچ پانچ ممبروں سے زائد نہ ہونگے۔

بین الاقوامی کمیشن - لندن ۷ فروری۔ پیرس کی ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ دول عظمیٰ کے نمایندوں نے آج جرمنی کے متعلق مہلت جنگ کی توسیع پر بحث کی۔ کل بھی بحث کی جائیگی۔ بین الاقوامی کمیشن قانون سازی مزدور پیشہ نے مجوزہ مستقل بین الاقوامی کانفرنس میں گورنمنٹوں ملازم رکھنے والوں اور کام کرنے والوں کی نیابت پر بحث کی۔ ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا گیا کہ عورتوں کو بھی مساوی طور پر کانفرنس مذکور میں نیابت کا حق حاصل ہوگا۔

ہندوستان کی خبریں

نوٹس کی ضبطی - گورنمنٹ بنگال نے ایک پمفلٹ موسومہ نوٹس۔ کی ضبطی کا حکم صادر کیا ہے۔ جو انجمن فدائیان اسلام کی طرف سے شائع ہوا تھا۔ اور جسکے اول میں "مسلمانو، آنکھیں کھولو۔ اور خواب غفلت سے بیدار ہو" اور آخر میں "بسم اللہ اللہ اکبر کہو اور آخری فیصلہ کے لئے تیار رہو" کے الفاظ ہیں۔ اس کی کاپیاں حدود بنگال میں جہاں کہیں ہونگی۔ وہ ضبط شدہ سمجھی جائینگی۔

الہ آباد کا میلہ الہ آباد کا ماگھ میلہ ۵ فروری کو ختم ہو گیا۔ جاتریوں کی تعداد ۸ لاکھ تھی۔ جو سال گذشتہ کی تعداد سے بہت کم ہے۔

سندھی مولویوں کی رہائی - خیرپور سندھ کے جو تین علماء مولوی غلام محمد مولوی محی الدین اور مولوی عبد القادر قانون تحفظ ہند کے ماتحت نظر بند کر دیئے گئے تھے۔ وہ اب رہا کر دیئے گئے ہیں۔

لارڈ سنہا کی بہو کا انتقال لارڈ سنہا کے بڑے لڑکے آنریبل مسٹر اے سنہا کی بیوی جن کی ساڑھی میں آگ لگ گئی تھی۔ اس تکلیف سے جانبر نہ ہو سکیں۔

ایک فوجی لفٹنٹ کو فریب دہی میں سزا لفٹنٹ میکڈانلڈ کو مدراس میں ایک جوہری سے ایک انگوٹھی کی قیمت میں فرضی نام سے چیک دینے پر عدالت سے ۲ ماہ کی سزا دیگئی۔

پنجاب میں صنعت و حرفت کے اسکول - گورنمنٹ پنجاب نے صنعت و حرفت کے اسکول قائم کرنے کی تجویز کو منظور فرما لیا ہے یکم اپریل ۱۹۱۹ء سے اس پر عمل درآمد شروع کیا جائیگا۔

ریفارم اسکیم کا کورس میں داخلہ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارم اسکیم کی رپورٹ مارس کالج ناگپور کے بی۔ اے اور ایف۔ اے کے کورس میں داخل کی گئی ہے۔

جبریہ تعلیم اور پنجاب - پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں مسودہ قانون جبری تعلیم کا پیش ہو کر ترمیم کے بعد پاس

اشتہارات

ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) شربت فولادی بوتل کلاں ۲ ۔ طاقت اور خون صالحہ پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے

(۲) شربت دافع قبض فی بوتل کلاں ۲ ۔ دافع قبض ہے۔ معمولی اجابت روزانہ ہوتی ہے اور کسی قسم کا ضعف نہیں ہوتا۔ پرہیز کچھ نہیں۔

(۳) چٹنی فی سیر عہ ۔ خوش ذائقہ ہاضم اشتہا کو زیادہ کرتی ہے

(۴) گولیاں بخار فیدرجن ۔ یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو نافع اور مصفی خون قبض نہیں ہونے دیتیں۔

(۵) گولیاں دافع قبض ۔ ہر قسم کے قبض کو نفع کرتی ہیں

جس صاحب کو جس قسم کی دوا کی ضرورت ہو گی ان کے طلب کرنے پر روانہ کی جا سکتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے حکیم نور احمد صاحب ساکنہ اکولہ برار کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا اور ہر دو ادویات کو مفید پایا حضرت سفارش فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب کی ادویات ضرورتمند دوست استعمال فرماویں علاوہ مذکورہ بالا ادویات کے حکیم صاحب اور دوائیں بھی تیار کرتے ہیں جن کی تفصیل حکیم صاحب موصوف سے مفصلہ ذیل پتہ پر معلوم ہو سکتی ہے

(حکیم نور احمد صاحب احمدی ۔ اینڈ کو اکولہ ۔ برار)

حب اکسیر جنین ۱/۲۵

یہ گولیاں مولٰنا نورالدین صاحب شاہی حکیم کی عمر بھر کی مجرب المجرب ہیں جو گھر اسقاط حمل یعنی اٹھرا کی بیماری کی وجہ سے ویران تھے جن کی اولاد پیدا ہوتے ہی داغ مفارقت دیکر دل کو پاش پاش کر دیتی تھی یا قبل از وقت حمل ضائع ہو جایا کرتے تھے یا جن کے بچے پیدا ہو کے بعد کچھ دن زندہ رہکر فوت ہو جایا کرتے تھے اور والدین کے کلیجے صدمہ سہتے سہتے ناامید و مایوس ہو چکے تھے اب وہ سب گھر ان گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالٰی بھرے ہوئے ہیں قیمت فی تولہ ع

نظام جان عبدالرحمٰن کاغانی ۔ قادیان ضلع گورداسپور

ہر بار نیا اشتہار

پہلا اور دوسرا سپارہ بطرز تیسیر القرآن عرصہ سے ختم و نایاب تھے۔ الحمد للہ کہ اب یہ دونوں پارے نئے چھپ گئے ہیں۔ کاغذ لکھائی چھپائی سب عمدہ قیمت ۲ روپے

انوکھی استانی عورتوں اور بچوں کیلئے زبان دانی ۔ درستی ۔ اخلاق معاشرت اصلاح خیالات و عقائد وغیرہ کئی باتیں اس سلسلہ سے مقصود ہیں یہ دوسرا نمبر ہے قیمت ۳

صفیہ کا خطبہ سلسلہ مذکورہ کا تیسرا نمبر شرح الفیا ۴

صبر کا اجر شرح الفیا نمبر ۴ انشاء اللہ جلسہ تک طیار ہوگا ۔ قیمت قریباً ۸ رہیگی۔

(نوٹ جو صاحب کم از کم ۸ جلد کی قیمت پیشگی بھیجیں انھیں ۸ فی روپیہ رعایت ملیگی)

پنجاب کی سوغات سلسلہ مذکورہ کا نمبر ا قیمت ا

خیالات درباره مستورات تبلیغ از حضرت اقدس ۲۰ ۔

ان کے علاوہ سلسلہ احمدیہ کی جملہ کتب بھی مشتہر سے مل سکتی ہیں۔

احمد حسین فرید آبادی ۔ تاجر کتب قادیان

ضرورت ہے

ایسے احمدی احباب کی ۔ جو چاقو قینچی ۔ انگریزی طرز کے اُسترے بہت عمدہ بنا سکتے ہوں اگر اس کے سوا سٹیل کی ڈھلائی کا کام مثلاً چٹکنی وغیرہ جانتے ہوں تو بہت بہتر ہے۔ جو صاحب اس کام کے کرنے والے ہوں اس پتہ پر فوراً خط و کتابت کریں کہ وہ کن شرائط پر آ سکتے ہیں۔

پتہ ایم فیض احمد ۔ اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ ۔ ورک جموں

اشد ضرورت ہے

احمدیہ پرائمری مدارس کے لئے نارمل پاس یا اردو مڈل پاس مدرسین کی ضرورت ہے (۲) احمدیہ گرلز سکول لائلپور کے لئے ایک سمجھ خواندہ مدرسہ کی ضرورت ہے یا اگر مستانی ملجائے تو اچھا ہے (۳) دفتر کے لئے ایک ہوشیار انٹرنس تک تعلیم یافتہ کلرک کی ضرورت ہے (۴) مدارس احمدیہ کے معائنہ کے لئے ایک انسپکٹر کی ضرورت ہے جو بی ۔ اے ۔ ہو یا ایس وی ہو یا انٹرنس پاس تجربہ کار ہو تنخواہ کے علاوہ سفر خرچ روزانہ الاونس بھی دیا جائیگا۔ تمام درخواستیں ۔ ۱ مارچ تک ۔ دفتر ناظر تعلیم و تربیت

آنکھیں بڑی نعمت ہیں ۳/۱۲

ان کی قدر کرو ۔ اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے تو اس کے علاج میں کوئی سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے ۔ مرض کی تشخیص کے لئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے ۔ اس کے بعد مناسب دوا دی جاتی ہے ۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں ۔ ناخونہ ۔ موتیابند ۔ پڑوال ۔ پھولا ۔ جالا ۔ ککرے ۔ ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں ۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں ۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

ککروں کا سرمہ	فی تولہ	۴
گوئی دافع ضعف بصر	فی تولہ	عہ
خارش چشم کا انجن	″	۴
سرمہ نوری	″	۴
سرمہ زنگاری (مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی)	فی تولہ	عہ
سرمہ مروارید	فی تولہ	۱۰

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمعیل (رگڑ دیوالکا) قادیان ضلع گورداسپور

اطلاع خواجہ معین الدین صاحب قادیان کی طرف سے تریاق دمہ کی جس دوائی کا اشتہار شائع ہو چکا ہے اسکی قیمت فی شیشی ۱۰ ہے۔

تاجروں کے لئے بے نظیر موقعہ

الفضل ایک ایسی جماعت کا آرگن ہے ۔ جو خدا کے فضل سے تعلیم یافتہ ہے ۔ اور جسمیں ہر پیشے کے آدمی پائے جاتے ہیں ۔ اور مذہبی اخبار ہونے کی وجہ سے ہر شخص اس کا فائل محفوظ رکھتا ہے